

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 23 فروری 2018ء
بمطابق 06 جمادی الثانی 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بج کر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہرتاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
وَالْعَصْرِ ○ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ○ إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصُوا بِالحَقِّ
وَتَوَّصُوا بِالصَّبْرِ۔
(ترجمہ): عصر کی قسم۔ کہ انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور
آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَىٰ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۗ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُ قَوْلِي۔ یہ Questions/Answers سے شروع کرتے ہیں۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

Madam Deputy Speaker: 'Questions hour': Uzma Khan, Question No. 6157, not present, lapsed.

6157 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اضلاع کی سطح پر SIDB کے تحت ریڈی میڈگار منٹنس سنٹرز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ریڈی میڈگار منٹنس سنٹرز کا پروگرام ابتدائی طور پر کب سے شروع کیا گیا، مذکورہ سنٹرز کی تعداد اور جگہ کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز حکومت دیگر پراجیکٹس کی طرح مذکورہ پراجیکٹ کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں SIDB کے تحت ریڈی میڈگار منٹنس سنٹرز کا قیام سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) ریڈی میڈگار منٹنس سنٹرز کا پروگرام ابتدائی طور پر 2010 سے شروع کیا گیا تھا جو ترقیاتی سکیم کی میعاد ختم ہونے پر مورخہ جولائی 2016 کو بند کر دیا گیا تاہم سالانہ ترقیاتی پروگرام 2017-18 سے یہ پروگرام دوبارہ شروع کیا گیا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

مذکورہ سنٹرز سالانہ ترقیاتی پروگرام کی سکیم اور گورنمنٹ پالیسی کے تحت شروع کئے گئے ہیں جن کی میعاد دو سال ہے جو کہ جون 2019 میں مکمل ہوگی۔ اگر حکومت مناسب سمجھے تو کچھ یا تمام سنٹرز کو دوبارہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی سکیم میں ڈال کر فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔

SIDB ایک خود مختار ادارہ ہے جو اپنی تنخواہیں اور دیگر اخراجات اپنے محدود وسائل سے پورے کرتا ہے۔ ریڈی میڈگار منٹنس سنٹرز اور اس طرح کے دیگر فنی تربیت کے منصوبوں کیلئے فنڈز کی فراہمی صوبائی حکومت کی جانب سے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت دی جاتی ہے، اسلئے ایسے سنٹرز کو ریگولر کرنا ممکن نہیں ہوتا:

ایس آئی ڈی بی ریڈی میڈگار منٹس سنٹرز برائے سال 19-2017

ضلع چارسدہ	اتمازئی	1- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع ایبٹ آباد	باکوٹ	2- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع مانسہرہ	تلہٹا	3- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع پشاور	پشاور	4- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع مانسہرہ	جرید	5- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع کرک	کرک	6- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع چترال	چترال	7- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع بنوں	بنوں	8- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع ٹانک	ٹانک	9- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع دیرپائیں	تیمرگرہ	10- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع نوشہرہ	نوشہرہ	11- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع ایبٹ آباد	ایبٹ آباد	12- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع صوابی	تورڈھیر	13- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع صوابی	کوٹھا	14- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع نوشہرہ	ناصرکلی	15- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع نوشہرہ	بدرشے	16- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع نوشہرہ	پہاڑی کٹی خیل	17- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع نوشہرہ	امان گڑھ	18- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع نوشہرہ	اکوڑہ خٹک	19- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع نوشہرہ	ننرک مغلکی	20- ریڈی میڈگار منٹس
ضلع چترال	سنگور	21- ریڈی میڈگار منٹس

Government of Khyber Pakhtunkhwa

Finance Department

(Regulation Wing)

To

The Secretary to Govt: of Khyber Pakhtunkhwa
Industries Department, Peshawar.

Subject: Upgradation of Staff.

Dear Sir,

I am directed to refer to your Department letter No.SOII(IND)/1-23/2017/129.16 dated 26.12.2017 on the subject noted above and to state that the upgradation policy of the Provincial Government is only applicable on Provincial Civil Servants and the employees of SIDP being autonomous body, does not come under its ambit, please.

Sincerely yours,
Section Officer (FR)

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: There are some leave applications :محمد اشتیاق ارمرٹ صاحب، اکرام اللہ گنڈاپور، افتخار مشوانی، فضل حکیم، حاجی انور حیات، سردار ظہور احمد، الحاج صالح محمد خان، الحاج ابرار حسین، وجیبہ الزمان صاحب، میاں ضیاء الرحمان، سردار محمد ادریس، Leave may granted۔
(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Okay leave is granted.

محترمہ نگہت اور کرنی: میڈم! پوائنٹ آف آرڈر۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر میں لوں گی بزنس کے بعد جی۔
توجہ دلاؤ نوٹس

Madam Deputy Speaker: Item No. 07, 'Call Attentions': Sardar Hussain Babak Sahib! To please move his call attention, Babak Sahib! Not present, lapsed. The other call attention is, Mr. Izaz-ul-Mulk Afkari Sahib! To please move his call attention.

جناب اعزاز الملک: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ میڈم سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ امداد باہمی و آباد کاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ دوران آپریشن دیر لوئر میں سال 2010 تا 2016 کئی سکولز تباہ ہوئے تھے جو کہ صوبائی حکومت نے پارسا کے ذریعے تعمیر کرا کر محکمہ

تعلیم کے حوالے کئے ہیں مگر تاحال متعلقہ اور مذکورہ ٹھیکیداروں کے کال ڈیپازٹس اور سیکورٹی کے ادائیگی باقی ہے جبکہ آڈٹس بھی ہو چکے ہیں، لہذا فوری طور پر مذکورہ مکمل اور حوالہ شدہ کاموں کے کال ڈیپازٹس اور سیکورٹی ادا کریں۔

میڈم سپیکر! دا ہغہ سکولونہ دی چپی کوم پہ دہشتگردی کبھی مکمل طور تباہ شوی وو، دپی موجودہ صوبائی حکومت ہغہ سکولونہ بیرتہ جوہر کپل او محکمہ تہ ٹے حوالہ کپل، تراوسہ پورپی د ہغہ تہیکیدارانو سیکورٹی ہم بندہ دہ او د ہغوی چپی کوم Liabilities دی، ہغہ ہم ورتہ نہ دی ملاؤ شوی او دا د لکھونو روپو پہ تعداد کبھی، د کروڑونو پہ تعداد کبھی دی۔ زما دا خیال دے چپی دپی اے سی پہ ذریعہ کہ دا مسئلہ فوری حل کرے شی او د ہغوی مشکلات آسان شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر، لاء منسٹر، جواب دینے دیں، Let him، لاء منسٹر! جواب دے دیں، لاء منسٹر پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم سپیکر صاحبہ! معزز رکن اسمبلی کا کال انٹیشن میں دیکھ رہا ہوں اور یہ مذکورہ ٹھیکیداروں کے کال ڈیپازٹس اور سیکورٹی کی ادائیگی کے حوالے سے یہ کال انٹیشن ہے اور ان کا یہ کہنا ہے کہ آڈٹس بھی ہو چکے ہیں، لہذا فوری طور پر مذکورہ مکمل شدہ اور حوالہ شدہ کاموں کے کال ڈیپازٹس اور سیکورٹی ادا کروادیں، تو یہ تو ان کا Genuine مسئلہ ہے، اگر باقی کام ختم ہے تو بالکل ان کو ادائیگی ہونی چاہیے اور میں Being Law Minister ان کو ایٹورنس دیتا ہوں کہ اس میں جتنا بھی مجھ سے ہو سکے، ان کی Help کریں گے ان شاء اللہ۔

جناب سعید گل خان (پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات) میڈم سپیکر!
محترمہ ڈپٹی سپیکر: سعید گل صاحب، جی سعید گل صاحب! آپ محمد علی کے اس پہ جائیں خیر ہے، یہ ذرا چیک کریں، کیوں نہیں ہو رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات شکر یہ، میڈم سپیکر۔ دا ڈیر سکولونہ تباہ شوی وو او پہ دیکھنی مدیل، ہائی، ہائر سیکنڈری تول وو او زہ د صوبائی حکومت شکر یہ ادا کوم چپی ہغوی پہ بنہ نقشہ باندپی چپی مخکبنی بہ پکبنی پہ پرائمری کبنی بہ دوہ او درپی کمرپی وی، اوس پکبنی د شپہر کمر و ڈٹرائٹن چپی کوم زمونہر۔

د دیر، صوبائی حکومت دا بنه کارنامه په هغې باندې دا ټول سکولونه جوړ شوی دی۔ په دیکښې به بعضې سکولونو کښې Revision شوی دے، په بعضې سکولونو کښې Revised estimates څه مسئلې راغلی دی، نو په هغې بیا Audit objection شوی و او هغه آډټ، Departmentally مسئلې حل شوی دی خو د هغوی کیس راغلی دے پی اے سی کمیټی ته دلته اسمبلئ ته او د پی اے سی خوا جلاسونه مشکل هم دی او کیږی هم نه، اوس خو زموږ د حکومت آخری وخت دے، نو په یکښې که دا بل پی اے سی ته پاتې کیږی نو دا خوبه ډیر زیات گران شی او خلق دغه شان معلق دے، نو زه ستاسو په وساطت دا ریکویسټ کومه چې زر تر زره دا مسئله د پی اے سی ته چې کوم دا فائلونه راغلی دی چې دا واپس شی او هغه خلقو ته دا خپل هغه چې دا آزاد شی چې د خلقو دا مشکل، دا As whole د ټولو دغه خبره ده، نو دا به ډیر زیات بهتر انداز باندې بنه به اوشی او خلق ډیر زیات په تکلیف کښې دے او دغه کښې دے۔
تهینک یو میدم۔

Madam Deputy Speaker: Rashad Khan! You want to say something?

جناب محمد رشاد خان: میدم!

محترمہ ڈپټی سپیکر: جی۔

جناب محمد رشاد خان: میدم سپیکر! افکاری صاحب دا کال اټنشن پیش کرو، میدم سپیکر! ما مخکښې هم په دې ایوان کښې دا ذکر کړے دے چې شانگله کښې 2005 کښې زلزله شوې وه، مکمل شانگله تباہ وه او روډونه بند وو، سکولونه تباہ وو، ډسپنسریانې، بی ایچ یوز، بیا په 2010 کښې د دې نه مخکښې ملتړی آپریشن اوشو په شانگله کښې، په هغه آپریشن دوران کښې کوم سکولونه Damage شو، پرائمری پکښې هم شامل دی، مډل هم شامل دی۔۔۔۔

محترمہ ڈپټی سپیکر: رشاد خان! دوئ خودغه خبره کوی د ټهیکیدارانو د پیسو۔

جناب محمد رشاد خان: زه لږ عرض کومه جی، دا دوئ خبره کوی د سکولونو او د دې ټولو، نو Same to same دا یوه خبره ده، که لاء منسټر کم از کم دوئ سره هغه فکر موجود وی، هغه سکولونه تراوسه پورې یا د لینډ ایشو ده، د زمکې مسئلې

دی، سیلاب زمکہ ورې دہ یا آپریشن د وجہ نہ ہغہ سکول تیار شوے نہ دے،
دوئ سرہ ہغہ فگر شتہ چہ شانگلہ کبہی خومرہ سکول نہ دی چہ Damage دی
چہ 2005، 2010 یا د 2015 مختلف حادثاتو کبہی، کہ دوئ سرہ ہغہ فگر وی،
ہغہ فگر د لہ مونہر تہ اووائی یا یو پالیسی د اووائی چہ دا بہ کلہ پورې، خلور
کالہ خوتیر شو او تراوسہ پورې۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: میڈم سپیکر صاحبہ! میں رشاد بھائی سے عرض کرتا ہوں کہ جتنے بھی Damaged
Schools ہیں، وہ ان کی لسٹ دے دیں اور ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیں، ان شاء اللہ جس طرح آپ
کہیں گے، اسی طرح اس پہ عمل کریں گے، لسٹ Provide کریں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولٹری اتھارٹی مجریہ

2018 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 8 and 9: Honourable Minister
for Finance, to please move the Khyber Pakhtunkhwa, Public
Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2018.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں The Khyber
Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority
(Amendment) Bill, 2018 (ہاؤس میں زیر غور لانے کیلئے پیش کرتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the
Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority
(Amendment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once?
Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are
against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration
Stage': Since no amendment has been-----

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میری امینڈمنٹ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay, yes، امینڈمنٹ اس میں نہیں ہے، Next میں آپ کی ہیں فخر اعظم۔

Since no amendment has been proposed by any honourable
Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before
the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those

who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Clauses 4 and 5 of the Bill, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, MPA, to please move his amendment for deletion of Clauses 4 of the Bill, Fakhr-e-Azam.

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! یہ ایک بہت اہم بل ہے اور یہاں پر اگر ہم دیکھیں، میں نے سیکشن 4 کی Deletion کو چاہا ہے تو میڈم! اگر ہم اس کے Abstract میں جائیں تو اس میں دو فورم ہیں، یعنی پہلے آپ Complete کریں گے Pecuniary entity کو اور دوسرا جو فورم ہے، وہ Appeal to the Authority کریں گے کہ اگر Pecuniary Authority نے اس کو مطمئن نہیں کیا تو دوسرے فورم میں جائے گا۔ یہاں انہوں نے کہا ہے کہ "Unless and until the two tier grievance redressal mechanism, provided in sub-section (1), is exhausted, no Court or any other authority shall take cognizance of Madam! I، the same and grant any injunction" اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر یہ دو، I want your attention.

Madam Deputy Speaker: I am fully attentive and listening.

جناب فخر اعظم وزیر: ہاں میڈم! یہاں پر انہوں نے یہ کیا کہ جب تک یہ دو فورم فیصلہ نہ دیں یعنی کہ Fully طور پر Exhausted نہ ہو، اس وقت تک یہ فورم میں نہیں جاسکتا، اب تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ایک فورم نے ایک مسئلے کو ایک سال میں التواء میں کر دیا یا دو سال میں التواء میں کر دیا تو اس Aggrieved person کا کیا ہوگا؟ یہ تو Fair trial کی مکمل Violation ہے، یہ Article 10A of the constitution کیا کہتا ہے، "For the determination of his civil rights and obligations or in any criminal charge against him a person shall be entitled to a fair trial and due process" یہاں پر Aggrieved person کو روک رہے ہیں یعنی اس کو کہتے ہیں جب تک ہم چاہیں تمہارا معاملہ التواء میں ہو تو اس کیلئے یا تو ٹائم دیں کہ پہلا جو فورم ہوگا، وہ ایک مہینے میں فیصلہ کرے گا، دوسرا فورم ہوگا، وہ دو مہینے میں فیصلہ کرے گا کہ Aggrieved person کو کچھ نہ کچھ اس کی Redressal ہو، یہاں تو مکمل آئین کی Violation ہو رہی ہے۔ تو میڈم! اس کے ساتھ میں اتفاق نہیں کرتا، وہ یہاں پر یہ ٹائم دے دیں یا ایک مہینہ دیں یا دو مہینے دیں کہ اگر دو مہینے کے اندر انہوں نے فیصلہ نہیں کیا تو پھر وہ کورٹ میں چلے جائیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، فنانس منسٹر۔

وزیر خزانہ: شکریہ میڈم۔ میرے بھائی نے جو بات اٹھائی ہے، نیک نیتی سے اس میں جو امینڈمنٹ لائی گئی ہے، وہ یہ نہیں ہے کہ اس میں کوئی نیا ہم Add کر رہے ہیں، مختصر سی بات ہے کہ بندے کو سیکرٹری جو Competent Authority ہے، وہاں جانے کیلئے پہلے وہاں جائے گا، اگر وہاں وہ Satisfied نہیں ہو تو پھر KPPRA کو اپیل کرے گا، تو یہ دونوں Tier جب تک Complete نہ ہو، اس میں مسئلہ یہ ہے میڈم سپیکر! کہ معمولی سی Litigation کے یہ شکار ہوتے ہیں جو بھی بندہ Affected بھی نہ ہو لیکن معمولی رکاوٹ ڈالنے کیلئے مختلف کورٹس میں چلے جاتے ہیں تو معاملہ پھر سالوں تک Delay ہوتا ہے، اسی لئے اس میں پندرہ دن کا ٹائم دیا گیا ہے، یہ زیادہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پہلے وہ ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری کو اپنا مدعا بیان کرے گا۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر!

Madam Deputy Speaker: Let him finish please; let him.

وزیر خزانہ: اور سیکرٹری کے بعد ادھر پھر لکھا گیا ہے کہ اس کے بعد KPPRA کو اپیل کرے گا، اس کے بعد اگر وہ نہ ہو تو پھر یہ ہائی کورٹ چلے جاسکتے ہیں۔ ہائی کورٹ کا بھی جو دائرہ اختیار ہے آئین اور قانون کے مطابق تو وہاں پر دیا گیا ہے، میرے خیال میں یہاں پہ Constitution میں بالکل واضح طور پر لکھا گیا ہے، تو ایسا کوئی قانونی وہ نہیں ہو رہا ہے، یہ Article 199 Constitution کے وہ Jurisdiction of the High Court اس میں ریفرنس دیا گیا ہے کہ جب تک اس کو یعنی ٹائم جو نہیں سنے گئے ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Let him finish and then you will talk.

کبینہ شہ کوہی فخر اعظم!

وزیر خزانہ: تو پھر ہم تو ایک پروسیجر ڈالتے ہیں، مطلب اس میں کیا قباحت ہے کہ اگر وہ سیکرٹری کو چلے جائیں اور اس کے بعد اپیل پہ چلے جائیں، اس کے بعد پھر وہ ہائی کورٹ چلے جاسکتے ہیں تو یہ قانونی تقاضے بھی ہیں، کام کو Expedite کرنے کیلئے ہیں، کام کو شفاف بنانے کیلئے ہیں اور پھر بلا ضرورت Litigation سے بچنے کیلئے تاکہ جو Affected بندہ ہو، اس کو In time remedy مل جائے، تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں وہ نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فخر اعظم، فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: میرے خیال میں وزیر صاحب نے اپنا جو یہ بل ہے، اس کو پڑھا بھی نہیں ہے، یہاں پر صاف لکھا ہوا ہے “Unless and until the two tier grievance redressal mechanism, provided in sub-section (1), is exhausted” اب جب تک ٹائم تم نے دیا نہیں ہے، ٹائم دے دو نلیہاں، یہاں دو مہینے دو، تین مہینے دو، ہم آپ کے ساتھ اتفاق کریں گے، جب ٹائم ہی نہیں ہے، کچھ لکھا آپ نے نہیں ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کے پاس ادھر آ جائے گا، اب Two tier جو فورم ہے میڈم! اگر اس میں تین مہینے ایک چیز کو رکھا ہے، ایک سال کو رکھا ہے، دو سال کو رکھا ہے تو پھر کدھر جائے گا وہ بندہ؟ یہاں پر ٹائم فریم دے دیں کہ اتنے دن پہلا جو Tier وہ رکھا ہے یعنی کہ دو مہینے میں وہ فیصلہ کریں گے اور اگر دو مہینوں میں انہوں نے فیصلہ نہیں کیا تو اس کو فیصلہ Consider کیا جائے گا تو پھر ہائی کورٹ میں چلے جائیں یا سپریم کورٹ میں چلے جائیں، اوکے، یہاں پر ٹائم دے دیں، ٹائم دے دیں ٹائم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر پبلیز۔

وزیر خزانہ: میڈم! ایک تو بات سمجھنے کی ہے، وہ نیت اس کی اپنی جگہ پر درست ہے لیکن وہ اگر خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کے پورے ایکٹ کو کلاز بائی کلاز پڑھ لیں تو اس میں یہ صاف واضح ہے، اسی لئے ہم کہتے ہیں، میں مزید اس میں یہ نہیں کہتا کہ اس میں کیوں، اس کو وقت ضائع ہونے سے ہم بچاتے ہیں، اسی لئے ہم نے سیکرٹری ’کنسنرڈ‘ جو بھی ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری ہو، وہاں اپیل پہ جائے گا، اگر وہاں وہ Satisfied نہ ہوا، مطمئن نہ ہو تو پھر اس کیلئے KPPRA کے اندر Appellate Authority ہے، Appellate Authority کے اندر اگر وہ مطمئن نہ ہو تو اس کے بعد پھر وہ ہائی کورٹ چلے جا سکتے ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Fakhre-Azam! You don't have face، لہ صبر کوہ جواب
واؤرہ، بیازہ تالہ تائم در کومہ جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! بات اس طرح ہے کہ جب تک یہ ٹائم نہ دیں اور اپنی بات پہ اڑا رہیں تو آپ ووٹنگ کر لیں، ووٹنگ کر لیں، بس ٹھیک ہے پھر۔

(تالیاں)

وزیر خزانہ: میڈم! بات یہ نہیں ہے، بات یہ ہے کہ ہم تو کام کو آسان بناتے ہیں، ہم تو کسی اس میں نہیں جانا چاہتے، اسی لئے ہم نے جو GRM میں، یہ GRM (Grievance Redressal Mechanism) میں بالکل کلیئر لکھا گیا ہے، اس کے رولز بھی بنائے گئے ہیں، اس میں مکمل یہ ساری چیزیں ہیں تو اسلئے پندرہ دن کا ٹائم، یہ (1) Section 35 میں کلیئر موجود ہے، یہ اگر پڑھ لیں، اس سے پہلے والے فخر اعظم صاحب اگر اس کو پڑھ لیں تو Section 35 کے اوائل میں جو Prescribed rules لکھے گئے ہیں، اس میں GRL بن چکے ہیں تو جب GRL بن چکے ہیں، تو میرے خیال میں یہ Grievance Redressal Rules 2017 میں کلیئر ہے، تو میرے خیال میں یہ پندرہ دن وہاں پہ ٹائم دیا گیا ہے تو ہم اسی لئے اس کو وہ کہتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! وزیر صاحب کو میری بات سمجھ نہیں آرہی ہے، جہاں تک میں Section 4 کا حوالہ دے رہا ہوں، مجھے اس کا جواب نہیں مل رہا، میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر ٹائم دیں، وہ نہیں دے رہا، اسلئے ووٹنگ ہونی چاہیے، ووٹنگ ہو پھر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، فنانس منسٹر۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: میڈم سپیکر!

وزیر خزانہ: یہ ہم ایک چیز کو۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: After Finance Minister I am coming to you. Ji, Finance Minister!

وزیر خزانہ: میڈم کچھ بات کرنا چاہتی تھی، اسلئے میں نے تھوڑا اس کو وہ کر لیا۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Anisa Bibi, Anisa Bibi.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: تھینک یو، میڈم۔ میرا خیال ہے منسٹر صاحب اور یہ جو مؤور ہیں، ہمارے معرزر کن ایک ہی پیج پر ہیں، اگر غور کریں، The only thing is کہ آنریبل ممبر چاہ رہے ہیں کہ وہ Period determined کر لیں جس میں اتھارٹی یا جو بھی آپ کے MD ہیں یا DGs، کے وہ ٹائم لیں گے، اس کو وہ کہتے ہیں جو ان کو خدشہ ہے کہ اگر کسی کو موجودہ اتھارٹی تو I am sure لیکن کسی بھی وجہ سے اگر کسی کو Witch haunt یا Victimize کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ ایٹیل پڑی رہے گی

ڈیپارٹمنٹ کے اندر جو Appellate، اور اس کی وجہ سے وہ کورٹ بھی نہ جاسکے، تو اس پہ اگر ایٹورنس دے دیں منسٹر صاحب جس طرح انہوں نے پہلے کہا تھا کہ پندرہ دن کے اندر ہے، وہ کونسی Provision ہے جس کے تحت وہ کہہ رہے ہیں کہ پندرہ دن ہے اور پھر Appellate Authority کے پاس کتنے دن ہیں؟ تو میرا خیال ہے کہ مسئلہ تو حل ہو رہا ہے۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر، جی۔

وزیر خزانہ: جو بات میڈم نے کی، یہی بات میں بھی کہہ رہا ہوں، فخر اعظم صاحب کو بھی میں نے یہی ریکویسٹ کی کہ جو Section 35 (1) ہے، اس میں یہ سیکشن پہلے سے موجود ہیں، اسلئے دوبارہ ہم نے ڈالا نہیں ہے پندرہ دن، اسلئے میں کہتا ہوں کہ جو پندرہ دن کی وہ بات کرتے ہیں، بالکل وہ ٹھیک کہتے ہیں لیکن اس میں کوئی ابہام نہیں ہے، Already پندرہ دن ہیں، اس کو اس حوالے سے تاکہ کوئی بندہ زیادہ Affected نہ ہو، اس کی کوئی Exploitation نہ ہو، تو نہ کسی کو ہم Exploit کرتے ہیں، نہ کسی کو Like/dislike بلکہ کام کو آسان بنانے کیلئے یہ پروسیجر وہی Two-thirds پر ہم وہ کرتے ہیں۔
جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! مجھے صحیح جواب نہیں مل رہا، کوئی Authentic جواب نہیں مل رہا، میں اسی Section میں چاہتا ہوں کہ اس میں ٹائم فریم ہو، اس میں ٹائم دیں کیونکہ میں Aggrieved person کیلئے سب کچھ کر رہا ہوں، اگر اس کو آپ نے التواء میں ڈال دیا تو اس کیلئے بڑی دقت ہوگی لیکن وہ نہیں مان رہے اسلئے ووٹنگ کیلئے پیش ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میڈم! میرا خیال ہے کہ یہ جیسے میری بہن میڈم انیسہ زیب طاہر خلیلی صاحبہ نے کہا کہ منسٹر صاحب اور ایم پی اے صاحب دونوں ایک تیج پر ہیں اور یہ بڑا Important issue ہے جس سے اس صوبے کے مستقبل کا بڑا تعلق ہے تو اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ اس پہ ڈیٹیل میں ساری ڈسکشن ہو جائے تاکہ کوئی بہتر چیز ہمارے سامنے آسکے، اس میں ممبر صاحب بھی اپنی تجاویز دے سکیں گے، وہاں سارے اپوزیشن کے لوگ بھی ہوں گے، حکومتی بنچر کے بھی ہوں گے تاکہ اس پر وہاں ٹھیک طریقے سے Deliberation ہو سکے اور تھوڑی Brainstorming بھی ہو جائے گی، چونکہ یہ ذاتی چیز تو کسی کی ہے نہیں، اس صوبے کی بہتری کیلئے کیا جا رہا ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Finance Minister! Do you want it to the Committee? Finance Minister!

وزیر خزانہ: یہ جو ہم بات کرتے ہیں، میرے خیال میں یہ چونکہ مجلسین ہے، اس کو ہم جذبات کے اوپر وہ نہیں لیتے، میرے خیال میں ہمارے آئینبل منسٹر نے جو بات کی کہ اس کو Thoroughly ایک کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کو دیکھ لیا جائے تو میرے خیال میں اس میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے کہ Thoroughly اس کو دیکھا جائے اور اس میں اس کا جو اہم ہے، ایم پی اے صاحب کا، وہ بھی میرے خیال میں دور ہو جائے گا اور مجھے جو اندازہ ہے کہ وہ مطمئن بھی ہو جائے گا ان شاء اللہ اور یہ جو نیک نیتی پہ یہ کیے جا رہے ہیں تو اس کو ہم آگے لے جائیں گے پھر ان شاء اللہ۔

Madam Deputy Speaker: Okay, I will refer this to the Select Committee and the Select Committee, the mover-----

Voices: No, no, no.

(Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اور سلیکٹ کمیٹی کے نام میں بتاتی ہوں، سلیکٹ کمیٹی کے نام: فخر اعظم ہیں، انیسہ

زیب ہیں اور فنانس منسٹر ہیں، مشتاق غنی ہیں And the Chairperson should be the Finance Minister. This is referred to the Select Committee, okay Mushtaq Ghani Sahib!

Voices: No, no, no.

(Pandemonium)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم سپیکر! میں اپنے اپوزیشن کے ساتھیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ دیکھیں، بات "گو" یا "نو" کی نہیں ہوتی، بات ہے لیجسلیشن کی، "نو" کا کیا مطلب ہے، دیکھیں ہم سب نے ملکر کر لیجسلیشن کرنی ہے، آپ کی رائے کو ہم بیچ میں Incorporate کرنا چاہتے ہیں، آپ لوگ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ ہم چیزوں کو بلڈوز کرتے ہیں، ہم بلڈوز نہیں کرتے، ہم آپ کو موقع دے رہے ہیں کہ آپ سلیکٹ کمیٹی میں آئیں اور اپنی رائے کو قائم کریں۔ اسلئے Best یہی ہے کہ میڈم صاحبہ نے اپنی رولنگ دے دی ہے، سپیکر کی رولنگ آچکی ہے، سپیکر کی رولنگ آچکی ہے، آپ تو ہمیشہ خود کہتے ہوتے ہیں کہ سلیکٹ کمیٹی میں بھیجیں، حکومت مخالفت کرتی ہوتی ہے سلیکٹ کمیٹی کی، آپ کی بات میں وزن دیکھتے ہوئے ہم نے خود کہہ دیا کہ سلیکٹ کمیٹی میں جائے، یہ تو ہم آپ کو Importance دے رہے ہیں، ہم آپ کو اہمیت دے رہے ہیں کہ آپ کی بات کو ہم تسلیم کرتے ہیں، یہ سلیکٹ کمیٹی میں جائے اور وہاں اس کے اوپر Detailed deliberation ہو جائے، اب میڈم نے رولنگ بھی دے دی ہے۔

(شور)

Voices: No, no, no.

Madam Deputy Speaker: I have given the ruling and it has already been said that it will go to the Select Committee, that's all.

(Pandemonium)

اراکین: ہم واک آؤٹ کرتے ہیں، کورم پورا نہیں ہے۔

(شور)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ کریں کنہ، نمبر ہی کمپی دی، ہفوی

وائی چپی کورم Complete نہ دے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کورم Complete نہیں ہے Already کہہ دیا ہے انہوں نے، تو ذرا Bell بجا

دیں، Let us see! ایک دفعہ یہ کہہ دیں تو Two minutes کیلئے Bell بجائیں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

(شور/آوازیں)

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

Madam Deputy Speaker: As the quorum is not complete. The session is adjourned till 03:00 pm afternoon, 26th February.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 26 فروری 2018ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)